تذکرۃ الاولیاء

مرتبہ

مولانا ابوالفضل عثمانی

فرید مبین پبلشرز ناظم آباد کراچی ۱۸

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (قرآن)

تذکرۃ الاولیاء

(اردو)

مُصنّفہ

حضرت شیخ فرید الدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا زبیر افضل عثمانی | محمد عبد العلیم مظفر

ناشر

قیمت: ۲۴/ روپے

فرید مبین پبلشرز ناظم آباد کراچی

Marfat.com

تذکرۃ الاولیاء

مترجم ——— مولانا زبیر افضل عثمانی

باراول ——— جنوری ۱۹۷۳ء

تعداد اشاعت ——— ۲۰۰۰ (دو ہزار)

قیمت فی جلد ——— [redacted]

مطبع ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی

سول ایجنٹ

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

Marfat.com

روشنی کا گذر ہوا اور اسی روشنی میں تھوڑا سا سوت کات لیا۔ اب فرمایئے کہ وہ سوت جائز ہے یا ناجائز۔ یہ سن کر امام صاحب نے فرمایا کہ تم کون ہو، اور اس قسم کا مسئلہ کیوں دریافت کرتی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا کہ میں بشر حافی کی ہمشیرہ ہوں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ تمہارے لیئے وہ سوت جائز نہیں کیونکہ تم اہل تقویٰ کے خاندان سے ہو اور تمہیں اپنے بھائی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے جو مشتبہ کھانے پر اگر ہاتھ بڑھاتے تو ہاتھ بھی ان کی پیروی نہیں کرتا تھا۔

باب ۱۳

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف آپ سلطان معرفت اور بحر توحید کے شناور تھے اور عبادت و ریاضت سے مشہور زمانہ ہوئے لیکن اہل معرفت ہمیشہ آپ کو زندیق کہہ کر آپ کی بزرگی و عظمت سے منکر رہے اور آپ نے بھی کبھی کسی پر اپنے اوصاف کے اظہار کی زحمت نہ فرمائی جس کی وجہ سے تاحیات آپ کے حالات پر پردہ پڑا رہا۔

آپ کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب و غریب ہے اور وہ یہ کہ کسی شخص نے آپ کو اطلاع پہنچائی کہ فلاں مقام پر ایک نوجوان عابد ہے اور جب آپ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے مسلسل یہ کہہ رہا ہے کہ جب تک تو عبادت الٰہی میں میری ہمنوائی نہیں کرے گا میں تجھے یونہی اذیت دیتا رہوں گا حتیٰ کہ تیری موت واقع ہو جائے۔ یہ واقعہ دیکھ کر آپ کو اس پر ایسا ترس آیا کہ رونے لگے اور جب نوجوان عابد نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایک بے حیا معصیت کار پر ترس کھا کر رو رہا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اسکے سامنے جا کر سلام کیا اور مزاج پرسی کی۔ اس نے بتایا کہ چونکہ یہ بدن عبادت الٰہی پر آمادہ نہیں ہے اسی لیئے یہ سزا دے رہا ہوں۔ آپ نے کہا کہ مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا کوئی گناہ عظیم سرزد ہو گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تمام گناہ مخلوق سے اختلاط کی وجہ سے جنم لیتے ہیں اس لئے میں مخلوق سے رسم و راہ کو بہت بڑا گناہ تصور کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو واقعی بہت بڑے زاہد ہو۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم کسی بڑے زاہد کو دیکھنا چاہتے ہو تو سامنے کے پہاڑ پر جا کر دیکھو۔ چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک نوجوان کو جس کا ایک پیر کٹا ہوا باہر پڑا تھا اور اس کا جسم کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا اور جب آپ نے یہ صورت حال معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ایک دن میں اسی جگہ مصروف عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گذری جس کو دیکھ کر میں فریب شیطانی میں مبتلا ہو اس کے نزدیک پہنچ گیا اس وقت ندا آئی کہ اے بے غیرت تیس سال خدا کی عبادت و اطاعت میں گذار کر آج شیطان کی عبادت کرنے چلا ہے۔ لہٰذا میں نے اسی وقت اپنا ایک پیر قطع کر دیا کہ گناہ کے لیئے پہلا قدم اسی پیر سے بڑھایا تھا۔ پھر بتایئے کہ آپ مجھ گناہگار کے پاس کیوں آئے ہیں۔ اور اگر واقعی آپ کو

Marfat.com

عارف کی پہچان

فرمایا کہ عارف کی شناخت یہ ہے کہ بغیر علم کے خدا کو جانے۔ بغیر آنکھ کے دیکھے بغیر سماعت کے اس سے واقف ہو، بغیر مشاہدے کے اس کو سمجھے، بغیر صفت کے پہچانے، اور بغیر کشف و حجابات کے اس کا مشاہدہ کرسکے۔ یعنی ذات باری میں فنائیت کی یہ علامتیں ہیں، جیسا کہ خود باری تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ "میں جس کو دوست بناتا ہوں اس کا کان بن جاتا ہوں تاکہ وہ مجھ سے سنے، آنکھ بن جاتا ہوں تاکہ مجھ سے دیکھے، زبان بن جاتا ہوں تاکہ مجھ سے بات کرے، اور ہاتھ بن جاتا ہوں تاکہ مجھ سے پکڑے (حدیث قدسی) آپ نے فرمایا کہ زاہدین سلطان آخرت ہوا کرتے ہیں اور ان کے دوست سلطان عارفین ہوتے ہیں۔ **فرمایا** صحبت الٰہی کا مفہوم یہ ہے کہ جو چیزیں اس سے دور کر دینے والی ہوں ان سے کنارہ کش رہے۔ **فرمایا** کہ مریض قلب کی چار علامتیں ہیں، اول عبادت میں لذت کا فقدان، دوم خدا سے خوفزدہ نہ ہونا، سوم دنیاوی امور سے عبرت حاصل نہ کرنا، چہارم علم کی باتیں سننے کے بعد بھی ان پر عمل نہ کرنا۔ **فرمایا** کہ قلب و روح سے خدا کا فرمانبردار بن چلنے کو عبودیت کہا جاتا ہے۔ **فرمایا** کہ عوام معصیت سے اور خواص غفلت سے توبہ کرتے ہیں لیکن توبہ کی بھی دو قسمیں ہیں، اول توبۂ انابت، یعنی انسان کا خدا سے ڈر کر توبہ کرنا، دوم توبۂ استجابت، بندے کا ندامت کی وجہ سے تائب ہونا، یعنی اس پر نادم ہو کر میری ریاضت و عظمت خداوندی کے سامنے کچھ بھی نہیں پھر فرمایا، کہ ہر ہر عضو کی توبہ کا جداگانہ طریقہ ہے مثلاً قلب کی توبہ یہ ہے کہ حرام چیزوں کو ترک کر دے، آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ حرام چیز کی جانب نہ اٹھے کان کی توبہ یہ ہے کہ غیبت و بدگوئی سننے کی نیت نہ کرے، ہاتھ کی توبہ یہ ہے کہ غیر شرعی چیزوں کی جانب نہ اٹھے اور شرمگاہ کی توبہ یہ ہے کہ بدکاری سے کنارہ کش رہے۔ پھر فرمایا کہ وہ فقر جس میں کدورت و غبار ہو میرے نزدیک خلوت تکبر سے زیادہ بہتر ہے۔ **فرمایا** کہ ندامت کا مفہوم یہ ہے کہ ارتکاب معصیت کے بعد خوف سزا باقی رہے اور تقوے کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو معصیت و نافرمانی میں مبتلا نہ کرے، اور باطن کو لغویات سے محفوظ رکھتے ہوئے ہمہ وقت اللہ تعالےٰ کا تصور قائم رکھے، یعنی ہر لمحہ یہ تصور کرتا رہے کہ وہ ہمارے تمام افعال کی نگرانی کر رہا ہے اور ہم اس کے سامنے ہیں۔ **فرمایا** کہ جس پر شمشیر صدق چل جاتی ہے اس کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے۔ فرمایا کہ مراقبہ کا مفہوم یہ ہے، کہ بہترین اوقات کو اللہ تعالےٰ پر قربان کر دے اور اس کو عظیم جانے جس کو خدا نے عظمت عطا کی ہو، اور اس کی جانب رخ بھی نہ کرے جس کو اس نے ذلیل و رسوا کر دیا ہو۔ **فرمایا** کہ حالت وجد بھی ایک راز ہے اور سماع علاج نفس ہے اور جو حقانیت سے شریک سماع ہوتا ہے وہ اہل حق میں سے ہو جاتا ہے۔

توکل

فرمایا کہ توکل نام ہے خدا پر اعتماد رکھتے ہوئے کسی سے کچھ طلب نہ کرنے اور بندہ بن کر مالک کی اطاعت کرنے اور تدابیر و تکبر کے ترک کر دینے کا، اور انس نام ہے خدا کے محبوبوں سے محبت کرنے اور ان کی محبت حاصل کرنے کا۔ اور جس وقت اولیاء کرام پر غلبۂ انس ہوتا ہے تو ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے اللہ تعالےٰ زبان نور میں ان سے ہمکلام ہے۔ اور غلبۂ ہیبت ہوتا ہے تو پھر نور کے بجائے زبان نار سے باتیں ہوتی ہیں اور خدا کے مونس کی شناخت یہ ہے کہ آگ میں ڈال دینے کے بعد بھی حوصلے میں کمی نہ آئے اور انس خداوندی کی نشانی یہ ہے کہ مخلوق سے کنارہ کش ہو جائے۔ **فرمایا** کہ تدبر و تفکر عبادت کی چابی ہے اور خواہشات کی مخالفت خدا سے ملاقات کی آئینہ دار ہے اور جو بندہ دل کے ذریعہ فکر کرتا ہے وہ عالم غیب میں روح کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ پھر فرمایا کہ رضا